حج سے متعلق قرآن کریم کی رہنمائی!

مولانا فخر الاسلام المدنی
اُستاذِ جامعہ

’’ثلاثیات‘‘ کی صورت میں سورۂ بقرہ کی چند آیات کے علمی فوائد

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

’’اَلْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِيْ الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ وَتَزَوَّدُوْا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى وَاتَّقُوْنِ يَاأُولِيْ الْأَلْبَابِ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوْا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّالِّيْنَ ثُمَّ أَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوْا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ فَإِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوْا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِيْ الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِيْ الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِيْ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِيْ الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ أُولٰئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ وَاذْكُرُوْا اللّٰهَ فِيْ أَيَّامٍ مَّعْدُوْدَاتٍ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقٰى وَاتَّقُوْا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ.‘‘ (البقرۃ:۱۹۷-۲۰۳)

ترجمہ: ’’حج کے چند مہینے ہیں معلوم، پھر جس نے لازم کرلیا ان میں حج تو بے حجاب ہونا جائز نہیں عورت سے اور نہ گناہ کرنا اور نہ جھگڑا کرنا حج کے زمانہ میں اور جو کچھ تم کرتے ہو نیکی اللہ اس کو جانتا ہے۔ اور زادِ راہ لے لیا کرو کہ بے شک بہتر فائدہ زادِ راہ کا بچنا ہے سوال سے اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقلمندو! کچھ گناہ نہیں تم پر کہ تلاش کرو فضل اپنے رب

کا۔ پھر جب طواف کے لیے لوٹو عرفات سے تو یاد کرو اللہ کو نزدیک مشعر الحرام کے۔ اور اس کو یاد کرو جس طرح تم کو سکھلایا اور بے شک تم تھے اس سے پہلے ناواقف۔ پھر طواف کے لیے پھرو جہاں سے سب لوگ پھریں اور مغفرت چاہو اللہ سے، بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے مہربان۔ پھر جب پورے کر چکو اپنے حج کے کام کو تو یاد کرو اللہ کو جیسے تم یاد کرتے تھے اپنے باپ دادوں کو، بلکہ اس سے بھی زیادہ یاد کرو۔ پھر کوئی آدمی تو کہتا ہے: اے رب ہمارے! دے ہم کو دنیا میں اور اس کے لیے آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔ اور کوئی اُن میں کہتا ہے: اے رب ہمارے دے ہم کو دنیا میں خوبی اور آخرت میں خوبی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے، انہی لوگوں کے واسطے حصہ ہے اپنی کمائی سے اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ اور یاد کرو اللہ کو گنتی کے چند دنوں میں، پھر جو کوئی جلدی چلا گیا دو ہی دن میں تو اس پر گناہ نہیں اور جو کوئی رہ گیا تو اس پر بھی کچھ گناہ نہیں جو کہ ڈرتا ہے اور ڈرتے رہو اللہ سے، اور جان لو بے شک تم سب اسی کے پاس جمع ہو گے۔‘‘

ان آیاتِ کریمہ میں حج سے متعلق ہدایات اور احکام ہیں، جن کا تعلق ۸/ذوالحجہ سے لے کر ۱۳/ذوالحجہ تک کے اعمال سے ہے، جن کے مفہوم کو ایک مخصوص انداز میں ’’ثلاثیات‘‘ کی صورت میں بیان کرنے کا ایک مقصد یہ ہے کہ اس کو ذہن نشین کرنا آسان ہو۔ علماء اور طلبہ کے لیے جہاں ان آیات میں نکتے اور فوائد کی نشاندہی ہے، وہاں عوام کے لیے حج سے متعلق مسائل اور آگاہی بھی ہے۔ حجاج کرام کے لیے موقع ہے کہ وہ ان آیاتِ کریمہ کے مفہوم کو دل و دماغ میں بٹھا کر حج کے قیمتی لمحات سے بھرپور انداز میں لطف اندوز ہوں اور قرآن کریم کی رہنمائی سے فائدہ اُٹھائیں۔ عام لوگوں سے گزارش ہے کہ وہ ان آیاتِ کریمہ کے معانی کو سمجھنے کی کوشش کریں، تاکہ مضمون کو سمجھنا آسان ہو جائے۔ نیز تجربہ سے ثابت ہے کہ حج کے موقع پر ان آیات کی تلاوت کا ایک خاص لطف ہوتا ہے، وہ بھی معانی کو سمجھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

ذیل میں ہم جو فوائد (لفظی و معنوی) ذکر کر رہے ہیں، اکثر و بیشتر کا تعلق ان ہی آیاتِ کریمہ سے ہے جو اوپر مذکور ہیں، لیکن چونکہ مضمون حج سے متعلق ہے، اس لیے بعد میں مضمون کا دائرہ وسیع کرتے ہوئے مطلق حج سے متعلق جتنے ثلاثی فوائد میسر آئے، اس مناسبت سے ان کو بھی شاملِ مضمون کر دیا گیا۔ واضح رہے کہ طاق اعداد میں تین کا عدد دیگر فضیلتوں کے ساتھ ایک ایسا معتدل عدد ہے جس کے ذریعے سے کسی بھی سورت، آیت یا چند آیات یا حدیث کی تشریح و توضیح کو احاطہ کرنے میں

آسانی ہوتی ہے، اس سے پہلے سورۃ النمل میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے قصے سے متعلق آیات کی اس طرز پر تشریح کی ہے جس کو علماء کرام نے بہت پسند کیا اور سراہا۔ اس مرتبہ قصہ کے بجائے ایسی آیات جو احکامِ شرعیہ میں سے کسی حکم سے متعلق ہوں کو اختیار کیا ہے، آگے چل کر اس سلسلے اور طریقے کو احادیثِ شریفہ میں بھی بروئے کار لائیں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ! اور بعض دفعہ ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ ہم تین کے بجائے کسی اور عدد کا انتخاب کریں۔ آئندہ مضامین میں اس کی مثالیں آئیں گی، ان شاء اللہ العزیز! دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کو قبول فرماکر نافع بنادے۔

- عبادات کی تین قسمیں ہیں: ۱:- خالص بدنی عبادت، جیسے: نماز اور روزہ، ۲:- خالص مالی عبادت، جیسے: زکوۃ، ۳:- دونوں کا مجموعہ، جیسے: حج۔
- حج میں تین حروف ہیں: ح، ج، ج (کیونکہ مشدد حرف دو حرف کے قائم ہوتا ہے)
- پہلی آیت میں حج کا لفظ تین مرتبہ آیا ہے: ۱:- ''اَلْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ''، ۲:- ''فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ''، ۳:- فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ'' (اس سے حج کی تینوں قسموں کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے)
- معنوی لحاظ سے حج کے اس تکرار میں تین باتیں سامنے آئیں: ۱:- مدتِ حج: ''اَلْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ''، ۲:- نیتِ حج: '' فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ''، ۳:- وقایتِ حج: (یعنی حج کا پرہیز) ''فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ.''
- حج کا لفظ تین اعراب کے ساتھ مذکور ہے: ۱:- مرفوع مبتدا: ''اَلْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ''، ۲:- منصوب مفعول: '' فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ''، ۳:- مجرور بحرف الجر: ''وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ'' (بعینہٖ اسی ترتیب: رفع، نصب، جر کے ساتھ)
- آیت میں مذکور ''أَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ'' سے تین مہینے مراد ہیں: ۱:- شوال، ۲:- ذوالقعدہ، ۳:- ذوالحجہ۔
- آیت میں تین گناہوں سے خاص طور پر منع کیا گیا ہے: ۱:- ''فَلَا رَفَثَ''، ۲:- ''وَلَا فُسُوْقَ''، ۳:- ''وَلَا جِدَالَ''
- رفث کی تفسیر میں تین اقوال ہیں: ۱:- جماع، ۲:- کلامِ فاحش، ۳:- عورتوں کی موجودگی میں تذکرۂ جماع۔
- مذکورہ آیات تین مواقف اور مشاعر کے احکام پر مشتمل ہیں: ۱:- عرفات: ''ثُمَّ أَفِيْضُوْا

مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ ''، ۲:- مزدلفہ: ''فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ''، ۳:- منیٰ: ''وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْ أَيَّامٍ مَّعْدُوْدَاتٍ''

● مجموعی طور پر ان آیاتِ کریمہ میں حج کے موقع پر تین قسم کے اعمال کثرت سے کرنے کا حکم ہے: ۱:- ذکر: ''فَاذْكُرُوا اللّٰهَ''، ۲:- استغفار: ''وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ''، ۳:- دعاء: ''رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً''

● مذکورہ اعمال کے حکم میں تین طرح کا اسلوب اختیار کیا ہے: ۱:- تاکید کے ساتھ، جیسا کہ ذکر، ۲:- بلا تاکید صیغۂ امر کے ساتھ، جیسا کہ استغفار، ۳:- بلا تصریح اشارے کے ساتھ، جیسا کہ دعا۔

● ذکر میں تاکید کی تین نوعیتیں ہیں: ۱:- تکرارِ حکم، ۲:- تشبیہ الحکم بذکر الآباء، ۳:- اسم تفضیل کا صیغہ ''أَشَدَّ'': ''أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا''

● اور ''اُذْكُرُوا اللّٰهَ'' کا لفظ تین مرتبہ آیا ہے: ۱:- ''فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ''، ۲:- ''فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ''، ۳:- ''وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْ أَيَّامٍ مَّعْدُوْدَاتٍ''

● دعاء والی آیت ''رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ'' تین چیزوں پر مشتمل ہے: ۱:- دنیا کی بھلائی، ۲:- آخرت کی بھلائی، ۳:- جہنم سے خلاصی۔

● دعا کے اعتبار سے لوگوں کی تین قسمیں ہیں: ۱:- جو صرف دنیا مانگتے ہیں، قرآن نے ان کی مذمت کی ہے، ۲:- جو صرف آخرت مانگتے ہیں، قرآن نے ان کا تذکرہ نہیں کیا، ۳:- جو دنیا آخرت دونوں مانگتے ہیں، قرآن نے ان کی تعریف کی ہے: ''وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ''

● اس دعا کو رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان پڑھنا مسنون عمل ہے، مگر اس میں تین جملوں کا اضافہ کیا جائے: ۱:- ''وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، ۲:- ''يَا عَزِيْزُ''، ۳:- ''يَا غَفَّارُ''

● ان آیاتِ کریمہ میں تقویٰ کا حکم تین مرتبہ آیا ہے: ۱:- ''وَتَزَوَّدُوْا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى''، ۲:- ''وَاتَّقُوْنِ يَاأُولِي الْأَلْبَابِ''، ۳:- ''وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ''

● ''وَتَزَوَّدُوْا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى'' یہاں تقویٰ کے معنی میں تین احتمالات ہیں: ۱:- سوال سے بچنا، ۲:- ترکِ معصیت، ۳:- خوفِ خدا۔

● رفع الاثم والجناح (رخصت) کا ذکر تین مرتبہ آیا ہے: ۱:- ''لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ''، ۲:- ''فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ''، ۳:- ''وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ''

● افاضۃ کا مادہ تین مرتبہ آیا ہے: ۱:- ''فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ''، ۲:- ''ثُمَّ أَفِيْضُوْا''،

۳:-''مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ ''

● ''أَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ'' سے ایامِ تشریق کے تین دن مراد ہیں: ۱:-گیارہویں، ۲:-بارہویں، ۳:-تیرہویں۔

● ''وَاذْكُرُوْا اللّٰهَ فِيْ أَيَّامٍ مَّعْدُوْدَاتٍ''، ''أيام معدودات'' کا لفظ قرآن مجید میں تین مرتبہ آیا ہے: ''يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ'' (البقرۃ) آگے فرمایا: ۱:-''أَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ''، ۲:-''وَاذْكُرُوْا اللّٰهَ فِيْ أَيَّامٍ مَّعْدُوْدَاتٍ''، ۳:-''ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ'' (آل عمران)

● علم کا مادہ تین مرتبہ استعمال ہوا ہے: ۱:-مفعول کے صیغہ کے ساتھ ''أَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ''، ۲:-فعلِ مضارع کے ساتھ ''وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ''، ۳:-''فعلِ امر کے ساتھ ''وَاعْلَمُوْا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ''

● رب کا کلمہ تین مرتبہ استعمال ہوا ہے: ۱:-''أَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ''، ۲:-''فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا''، ۳:-''وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً''

● مذکورہ آیات میں تین جگہ پر وعد (اُمید) کا ذکر ہے: ۱:-''وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ''، ۲:-''وَاسْتَغْفِرُوْا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ''، ۳:-''أُولٰئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا''

● نیز تین آیات میں وعید ہے: ۱:-''وَاتَّقُوْنِ يٰأُولِي الْأَلْبَابِ''، ۲:-''وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ''، ۳:-''وَاعْلَمُوْا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ''

● مذکورہ آیات توحید کی تینوں قسموں کو متضمن ہیں: ۱:-توحید الربوبیت، رازق اللہ ہے: ''أَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ''، ۲:-توحید الالوہیت، دعا: ''رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً'' نیز حج خود عبادت ہے، جس سے توحیدِ الوہیت واضح ہے، ۳:''توحید الاسماء والصفات: ''إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ''

● مذکورہ آیات میں تینوں طرح کے فقہی احکام ''من الأعلى إلى الأدنى'' کی ترتیب پر موجود ہیں: ۱:-فرض: وقوفِ عرفہ ''فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ''، ۲:-واجب: وقوفِ مزدلفہ ''فَاذْكُرُوْا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ''، ۳:-سنت: مبیتِ منیٰ ''وَاذْكُرُوْا اللّٰهَ فِيْ أَيَّامٍ مَّعْدُوْدَاتٍ''

● مذکورہ آیات میں زمانۂ جاہلیت کی تین چیزوں کی تردید اور نسخ کا حکم ہے: ۱:-قریش عرفات کے بجائے مزدلفہ سے واپس لوٹ جاتے تھے، ان کو منع کر دیا گیا: ''ثُمَّ أَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ''، ۲:-حج کے موقع پر عرب لوگ اپنے آباء واجداد پر فخر کرتے تھے، ان کو کہا گیا کہ بجائے تفاخرِ نسب کے اللہ کا ذکر کرو: ''فَاذْكُرُوْا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَاءَكُمْ''، ۳:-لوگ حج کے موقع پر

صرف دنیا مانگتے تھے، ان کو منع کر دیا گیا: ’’فَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا وَمَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ‘‘

- مذکورہ آیات میں تین غلط فہمیاں دور کی گئیں: ۱:- کچھ لوگ اپنے ساتھ زادِ راہ لینے کو توکل کے منافی سمجھتے تھے، ان کی حوصلہ شکنی کی گئی: ’’وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی‘‘، ۲:- کچھ لوگ حج میں تجارت کو اخلاص کے منافی سمجھتے تھے ان کو اجازت دی گئی: ’’لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکُمْ‘‘، ۳:- کچھ لوگ دنیا مانگنے کو عیب سمجھتے تھے، ان کی غلط فہمی دور کی گئی: ’’وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ‘‘

مطلق حج سے متعلق ثلاثیات بھی ملاحظہ فرمائیں

- حج کی تین اقسام ہیں: ۱:- اِفراد، ۲:- تمتع، ۳:- قران
- حج کے ارکان تین ہیں: ۱:- احرام، ۲:- وقوفِ عرفہ، ۳:- طوافِ زیارت۔
- بیت اللہ کے ارکان بھی تین ہیں: ۱:- رکنِ عراقی، ۲:- رکنِ شامی، ۳:- رکنِ یمانی۔
- حج کی فرضیت اور مفصل احکام قرآن مجید میں تین سورتوں میں مذکور ہیں: ۱:- سورۃ البقرۃ، ۲:- سورۂ آلِ عمران: ’’وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ‘‘، ۳:- سورۃ الحج۔
- طواف کی تین قسمیں ہیں: ۱:- طوافِ قدوم، ۲:- طوافِ زیارت یا طوافِ افاضہ، ۳:- طوافِ وداع۔ اور تینوں کے الگ الگ فقہی حکم ہیں: فرض، واجب، سنت۔
- بناء کعبہ کے مقاصد تین بیان کیے گئے ہیں: ۱:- ’’وَطَهِّرْ بَیْتِیَ لِلطَّائِفِیْنَ‘‘، طواف والوں کے لیے: ۲: ’’وَالْعَاکِفِیْنَ‘‘، معتکفین کے لیے، ۳:- ’’وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ‘‘، نمازیوں کے لیے۔
- جو شخص عذر یا بیماری کی وجہ سے سر کے بال منڈانا چاہے، تو اس کو تین چیزوں میں سے ایک کا حکم دیا گیا ہے: ۱:- ’’ففدیة من صیام‘‘ ۲:- ’’أو صدقة‘‘ ۳:- ’’أو نسک‘‘ (قربانی)
- جو شخص قربانی (دمِ تمتع) کی استطاعت نہ رکھتا ہو، اس کو ایامِ حج میں تین روزے رکھنے کا حکم دیا ہے: ’’فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ‘‘، باقی بعد میں رکھنے ہیں۔ کل دس روزے ہیں۔
- جمرات: کنکریاں مارنے کی جگہیں بھی تین ہیں۔
- حلق کرنے والوں کے لیے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ رحمت کی دعا مانگی ہے: ’’اللّٰهم اغفر للمحلقین ثلاثا‘‘
- رمل (کندھے اکڑا کر چلنا) صرف پہلے تین طواف میں مسنون ہے۔ واضح رہے رمل ہر

اس طواف میں ہے جس کے بعد صفا مروہ کی سعی ہو۔

- حجرِ اسود سے متعلق تین سنتیں ہیں: ۱:- اگر موقع ملے تو تقبیلِ حجرِ اسود (یعنی حجرِ اسود کا بوسہ) ۲:- ورنہ استلام (چھونا)، ۳:- یا پھر دور سے سلام کرنا۔
- حج کی فرضیت تین چیزوں سے ثابت ہوتی ہے: ۱:- کتاب اللہ ''وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلاً''، ۲:- سنت: ''أيها الناس! إن الله عزوجل قد فرض عليكم الحج، فحجوا'' (مسند احمد)، ۳:- اجماعِ اُمت۔
- حج میں ہدی کے لیے تین قسم کے جانور جائز ہیں: ۱:- اونٹ، ۲:- گائے، ۳:- بھیڑ بکری۔

آخر میں آیاتِ کریمہ میں موجود عمومی فوائد پر ایک نظر

- حج کی فضیلت اور اس کی عظمت، پہلی آیت میں لفظِ حج کا بار بار تذکرہ سے اس کی طرف اشارہ ہے، حالانکہ ضمیر کا اعادہ کافی تھا۔
- اسلامی قمری تاریخ کی اہمیت کہ عبادتیں اسی کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں۔
- دین میں آسانی ہے: ''لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوْا''، ''وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ''
- دین کی ایک عمومی شکل ہے، اس میں کسی قوم کے لیے خصوصیت کا اعتبار نہیں: ''ثُمَّ أَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ''
- تجارت اخلاص کے منافی نہیں: ''أَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ''
- حج کے اعمال میں ترتیب کی اہمیت: ''فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوْا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ''
- لفظِ افاضۃ سے حجاج کی کثرت کی طرف اشارہ ہے، مستقبل کا احاطہ یہ قرآن ہی کا اعجاز ہے۔
- دین میں اتباع کی اہمیت ہے: ''وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدَاكُمْ''
- سب سے بڑی نعمت ہدایت ہے، اس پر اللہ کا شکر کرنا چاہیے: ''وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّالِّيْنَ''
- اللہ تعالیٰ ستار ہے، اس لیے سیاقِ ذم میں ''وَمِنَ النَّاسِ'' فرمایا اور پورے قرآن کا یہی اسلوب ہے، حدیث میں بھی ایسے موقع پر ''ما بال قوم'' کے الفاظ استعمال ہوئے، کسی کا نام ظاہر نہیں کیا گیا۔
- دعا کا جامع ہونا مطلوب ہے: ''رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ''

● اعتدال ہر حال میں بہتر ہے، کچھ لوگ صرف دنیا مانگتے ہیں، کچھ آخرت، حالانکہ بہتر یہ ہے کہ آدمی دونوں مانگے۔

● ''لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی''...انسان کے لیے وہی ہے جو اس نے کوشش کی۔ ''اُولٰئِکَ لَھُمْ نَصِیْبٌ مِّمَّا کَسَبُوْا''.....''ان کے لیے حصہ ہے ان کے اعمال کا۔''

● عرب حسب ونسب پر تفاخر کرتے تھے: ''کَذِکْرِکُمْ آبَاءَ کُمْ''

فائدہ: عام طور پر آباء واجداد کو یاد کرنے کا مقصد قوت وغیرت کو بڑھانا تھا، جیسے کہ کہا گیا: ''یَا اُخْتَ ھَارُوْنَ مَا کَانَ اَبُوْکِ امْرَأَ سَوْءٍ'' چونکہ اللہ کو یاد کرنے سے اس سے کہیں زیادہ قوت وغیرت حاصل ہوجاتی ہے، اس لیے اللہ کا ذکر کرنے کا حکم دیا گیا اور تعصب سے منع کردیا گیا۔

● بعض لوگوں کا اجر نقد دنیا میں ملتا ہے، آخرت میں ان کے لیے محرومی ہے: ''وَمَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنْ خَلَاقٍ''

● حرمین میں جس طرح نیکیوں کا اجر دگنا ہے، اسی طرح وہاں گناہ زیادہ خطرناک ہے: ''فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ''

● حج میں اخلاص خصوصی طور پر مطلوب ہے: ''وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْهُ اللّٰهُ''

● جس گناہ کا اندیشہ زیادہ ہو اس کی ممانعت خصوصی طور پر ملحوظ ہے، جیسے کہ حج میں رش کی وجہ سے لڑائی جھگڑے کی نوبت زیادہ آتی ہے، اس لیے اس سے خصوصی ممانعت کی۔

● واضح رہے کہ مدتِ صیام میں بھی ابتداءً مطلق رفث یعنی جماع سے منع کیا گیا ہے، جس طرح حج کی ان آیتوں میں منع کیا گیا ہے، پھر اس کی رات کے وقت اجازت مل گئی: ''اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَاءِ کُمْ'' نیز اعتکاف میں بھی رفث یعنی جماع سے منع کیا گیا ہے: ''وَلَا تُبَاشِرُوْھُنَّ وَاَنْتُمْ عَاکِفُوْنَ فِی الْمَسَاجِدِ''

● سورۂ بقرہ میں سب ارکان اسلام کا ذکر ترتیب سے موجود ہے، پہلی پانچ آیات میں ایمان، نماز، زکاۃ اور دوسرے پارہ میں روزہ، اور پھر انہی آیات میں حج کا ذکر ہوا جو ترتیب کے لحاظ سے ویسے بھی آخر میں ہے۔

● عرفات کا ظاہری منظر قیامت کے محشر کو یاد دلانے کی ایک صورت ہے، آیات کا اختتام ''وَاعْلَمُوْا اَنَّکُمْ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ'' پر کیا گیا۔ مناسبت واضح ہے۔

● ذکر سے خاص طور پر تلبیہ (جو عام حالت میں ہوتا ہے)، تکبیر، تہلیل مراد ہیں۔

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ ....